بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام نہاد دینی جماعتوں کےجمہوری راستے سے اقتدار میں آنے کے بعد

کفریہ قوانین کےکھلم کھلا نفاذ،روافض سے دوستی اور دین کی اقامت کے لئے کھڑے ہونے والے مجاہدین کے خلاف کفار ومرتدین کی مدد کرنے پر

ایسی جماعتوں کے قائدن کے کفروارتداد میں شک کرنے والے کے لئے آنکھیں کھول دینے والا فتوىٰ

حزب اسلامی(عراق)میں سے جو پارلیمینٹ میں شامل ہو

اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

(ترجمہ:انصار اللہ اردو بلاگ)

سوال نمبر:۱۷۸

موضوع:عقیدہ

تاریخ اشاعت:۲۰۱۰-۱۰-۸

جواب منجانب:منبر کی شرعی کمیٹی

سوال؛

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حزب اسلامی (عراق میں سنیوں سے تعلق رکھنے والی ایک جماعت)کے کارکنوں میں سے جو کوئی عراقی پارلیمینٹ میں داخل ہو اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

ایسا شخص صرف پارلیمینٹ میں ہی داخل نہیں ہوا بلکہ اس نے رافضی (شیعہ)جماعتوں کے ساتھ اتحاد بھی کیا، انہیں مبارکبادیں بھی دیں اور بہت سے سنی نوجوانوں کو امریکہ کے حلیف ان فوجی لشکروں میں شمولیت کے لئے ابھارا کہ جنہوں نے عراق کے بہت سے علاقوں میں مجاہدین کو ایذائیں دیں اور انکا پیچھا کیا اور ان کو کمزور کیا۔

سائل: ابو عمر العراقی

جواب:

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خاتم الانبیاء و المرسلین

وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔ وبعد

میرے بھائی ابو عمر ۔۔۔آپ نے اپنے سوال میں جن لوگوں کا ذکر کیا ہے تین وجوہات کی بناء پر ان کا کفر ثابت ہوتا ہے۔

پہلی وجہ
غیر اللہ کی طرف سے شریعت سازی میں شرکت کرنا

جبکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے؛

(أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ) (الشوری :۲۱)
”کیا ان کے کچھ شریک (ایسے ہیں)جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین بنایا کہ جس کی اللہ نے انہیں اجازت نہیں دی“۔

تو انسانی بنائے گئے قوانین کو شریعت بنانا کہ جن کے ذریعے اس طرح کے طاغوت اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال اور اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں اور ان کے ذریعے اللہ کی حدوں کو معطل کرتے ہیں۔یہ زمین اور آسمان کے پرردگار کے ساتھ شرک و کفر ہے۔ کہ جس کے علاوہ شریعت سازی کسی اور کا حق نہیں۔

اس لئے کہ شریعت سازی الوہیت و ربوبیت کے خصائص میں سے ایک خاصہ ہے۔ تو جو کوئی بھی اللہ کے علاوہ شریعت سازی کرتا ہے اور طاغوتی شریعت ساز قبہ نما اداروں کا رکن بنتا ہے اور ان کے شرکیہ عہدوں میں شریک ہوتا ہے۔ تو ایسا شخص ملت اسلامیہ سے خارج، کافر ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

۔"اور انسان جب کسی ایسی چیز کو حلال قرار دیتا ہے کہ جس کی حرمت پر اجماع ہو یا ایسی چیز کو حرام قرار دیتا ہے کہ جس کی حلت پر اجماع ہو یا اجماع (شدہ)شریعت
بدل دیتا ہے تو تمام فقہاء کے متفقہ فیصلے کے مطابق وہ اس وقت کافر ہوجاتا ہے“۔
(مجموع الفتاوی72/3)

دوسری وجہ
روافض سے دوستی اور اتحاد

ان لوگوں نے ان رافضی (شیعہ)کو اپنا دوست اور ولی بنایا کہ جنہوں نے عالم الغیب والشھادۃ پر جہالت کا الزام لگا کر (اللہ اس سے بہت

بلند و پاک ہے جو یہ کہتے ہیں اور شرک کرتے ہیں)اس حق کا انکار کیا جو ہمیں پہنچا اور یہ بات وہ(رافضی) اپنے البداء ۃ نامی مسئلے میں کہتے ہیں۔

اور وہ (شیعہ)یہ بھی دعوی کرتے ہیں کہ جو قرآن ہمارے سامنے ہے۔ یہ تحریف شدہ ہے جبکہ صحیح قرآن فاطمی قرآن ہے۔ جس کے بارے میں ان کا دعوی ہے کہ اس (قرآن فاطمی)کی وحی فاطمہ رضی اللہ عنہ پر نازل ہوئی اور اس کا نزول ان (فاطمہ رضی اللہ عنہ)پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چھ ماہ تک جاری رہا۔

اور یہ رافضی (شیعہ)ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ پر تہمت لگاتے ہوئے قرآن کی اس نص کو جھٹلاتے ہیں کہ جو آپ رضی اللہ عنہ کی برأت کیلئے سات آسمانوں کے اوپر سے نازل ہوئی۔ اور اس کے علاوہ بھی ان کے کئی شرکیہ اور کفریہ عقائد ہیں۔

تو جو کوئی ان جیسے کافروں کو دوست بناتا ہے تو اس کا اللہ تعالی سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ مرتد کافر ہے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے؛

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ()إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا)
(النسآء:۱۴۴۔۱۴۵)

۔"اے ایمان والو !تم مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ۔ کیا تم اپنے اوپر اللہ کی واضح حجت قائم کرنا چاہتے ہو۔ بلاشبہ منافقین دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں جائیں گے اور آپ ان کا کوئی مددگار نہ پائیں گے“۔

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے؛

(أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ()قُلْ هَلْ نُنَبِّءُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا() الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا () أُولَءِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاءِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ()ذَلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا()
الكهف:١٠٢۔١٠٦

۔"تو کیا ان کافروں کا خیال ہے کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنے دوست (معبود، حاجت روا) بنالیں۔ ہم نے کافروں کی مہمان نوازی کیلئے جہنم کو تیار کررکھا ہے۔ آپ (انہیں)کہہ دیں کہ کیا ہم

تم کو ایسے لوگ بتائیں جو اعمال کے اعتبار سے مکمل خسارہ میں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیا کی کمائی ہوئی محنت سب گئی گزری ہوئی حالانکہ وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اچھا کام کررہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو رب کی آیتوں کا اور اس سے ملنے (قیامت)کا انکار کرتے ہیں۔ تو ان کے سارے اعمال غارت ہوگئے تو قیامت کے روز ہم ان کے (نیک اعمال)کا ذرہ بھی وزن قائم نہ کریں گے۔ ان کی سزا وہی ہوگی یعنی دوزخ اس وجہ سے کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور پیغمبروں کا مذاق بنایا تھا“۔

تیسری وجہ

کفارو مرتدین سے دوستی اور اتحاد

ان مذکورہ لوگوں نے ان لشکروں سے دوستی کی کہ جن کے دل اللہ نے اپنے دین سے غافل کردیے لہذا انہوں نے صلیب کے پجاری حملہ آوروں اور ان کے حلیفوں کے دفاع اور دو دریاؤں والے ملک (عراق) میں ان کی جڑیں اور ان کے کیل کانٹے مظبوط کرنے کے لئے اپنی تلواریں سونت لیں اور توحید کے مجاہدین سے ان کے دین کی وجہ سے لڑتے ہیں۔ پس ان (مجاہدین)کے خون بہائے ، ان کی عزتیں لوٹیں ، ان کی حرمتوں کو پامال کیا، انہیں ان کے گھروں سے نکالا اور ان

کے نکالنے میں دوسروں کی مدد کی۔

لہذا ان لوگوں کا ایسی جماعتوں کو مبارکبادیں دینا اور لوگوں کو ان کی صفوں میں شامل ہونے پر ابھارنا اور ان کے جھنڈے تلے دین کے مددگاروں کے خلاف اکھٹے ہونا۔ یہ سب اللہ تعالی کے دین سے ا رتداد اور کفر ہے۔

فرمان باری تعالی ہے؛

(إِنَّمَا يَنْہَاكُمُ اللَّہُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِی الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاہَرُوا عَلَى إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْہُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّہُمْ فَأُولَءِکَ ہُمُ الظَّالِمُونَ)

(الممتحنة :۹)

,,

۔"صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے اللہ تعالی تمہیں منع کرتا ہے جنہوں نے تمہارے ساتھ تمہارے ساتھ دین کی وجہ سے لڑائی کی۔ اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں دوسروں کی مدد کی۔ اور جو شخص ایسے لوگوں سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم لوگ ہیں“۔

اور اللہ تعالی نے فرمایا؛

(تَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِءْسَ مَا قَدَّمَتْ لَہُمْ أَنْفُسُہُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّہُ عَلَيْہِمْ وَفِی الْعَذَابِ ہُمْ خَالِدُونَ ()وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّہِ وَالنَّبِیِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْہِ مَا اتَّخَذُوہُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِنْہُمْ فَاسِقُونَ(
(المائدہ:۸۱)

’’۔"آپ ان میں سے بہت سے آدمی دیکھیں گے کہ جو کافروں سے دوستی کرتے ہیں اور وہ بہت ہی برا ہے کہ جو انہوں نے اپنے آگے بھیجا کہ اللہ تعالی ان پر ناراض ہوا اور یہ لوگ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور اگر یہ لوگ اللہ پر ایمان رکھتے اور پیغمبر پر اور اس (کتاب)پر جو ان کے پاس بھیجی گئی تو وہ ان (مشرکوں)کو کبھی دوست نہ بناتے لیکن ان میں زیادہ تر نافرمان ہیں‘‘۔

اور پاک ذات نے فرمایا؛

(إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَہَاجَرُوا وَجَاہَدُوا بِأَمْوَالِہِمْ وَأَنْفُسِہِمْ فِی سَبِيلِ اللَّہِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَءِكَ بَعْضُہُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ)

(الانفال:۷۲)

۔"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال اور جان سے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے رہنے کو

جگہ دی اور مدد کی یہ لوگ باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں“۔

آگے اس فرمان تک کہ؛

(وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ! وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ)

(الانفال:۷۳)

۔"اور جو لوگ کافر ہیں وہ باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اگر اس (حکم مذکور)پر عمل نہ کروگے دنیا میں بڑا فتنہ اور بڑا فساد ہوگا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (ان مہاجرین کو)اپنے یہاں ٹھہرایا اور ان کی مدد کی یہی لوگ حقیقی مومن ہیں۔ ان کے لئے (آخرت میں)بڑی مغفرت اور (جنت میں)بڑی معزز روزی ہے"۔

پس یہ تینوں وجہیں (حالتیں)کفر کا باعث بنتی ہیں خواہ کوئی ان میں کسی ایک کا بھی مرتکب ہو۔

ان لوگوں میں تو یہ تینوں وجہیں اکھٹی ہوچکی ہیں کہ جن کا ذکر

ہمارے سائل بھائی نے کیا۔ لہذا اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بہت بڑے اور پکے کافر ہیں۔

اور جب ان کے پارلیمینٹیرین یا حکومتیں صریح کفر کا ارتکاب کرتے ہیں تو ان اسلامی ناموں کا (شریعت میں)کوئی اعتبار نہیں(جو انہوں نے اختیار کررکھے ہیں)۔ یہ تو صرف اپنی جماعتوں اور پارٹیوں کو چمکانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر سوال میں مذکورہ پارٹی حزب اسلامی۔۔۔ اسی طرح حرکۃ المقاومۃ الاسلامیہ۔۔۔ اور حزب اللہ۔۔۔ وغیرہ جیسے نام جو کہ اہل سنت کے نزدیک کسی صورت میں بھی تکفیر کے مانع نہیں بنتے۔

تو یہ (نام نہاداسلامی)پارلیمینٹیرینز اور ان ناموں کی طرف منسوب حکومتوں کے کفر ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں بنتے، اگر ان میں تکفیر کی تمام شرائط پائی جاتی ہوں۔

یہ ہمارا فتوی ہے جبکہ اللہ تعالی سب سے زیادہ جاننے والا ہے اور سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔
وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

جواب منجانب:شیخ ابو النور الفلسطینی

عضو شرعی کمیٹی

منبر التوحید والجہاد ویب سائٹ

حزب اسلامی(عراق)کے اُن پارلیمانی ارکان کا شرعی حکم کیا ہے کہ جنہوں نے انسداد دہشت گردی قانون پر متفقہ ووٹنگ کی؟

(ترجمہ:انصاراللہ اردو ٹیم)

سوال نمبر: ۸۳۵

موضوع: عقیدہ

تاریخ اشاعت۲۰۰۹-۱۱-۲۲

سوال؛

السلامُ علیکم!حزب اسلامی(عراق)کے اُن پارلیمانی ارکان کا شرعی حکم کیا ہے کہ جنہوں نے انسدادِ دہشت گردی قانون کے نفاذ کے حق میں متفقہ طور پر ووٹ دیا تو کیا اُنہیں تاویل کرنے یا جہالت کا عُذر دیا جاسکتا ہے؟ ہمیں جواب عنایت کیجیے اللہ تعالیٰ آپکو برکت عطا فرمائے۔

سائل ۔ ابو قتادہ

جواب؛

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس دُنیا میں رہنے والے کسی بھی شخص پر اب یہ بات مخفی نہیں رہی کہ ہمارے اِس زمانے میں دہشت گردی کے خلاف بنائے جانے والے قوانین صرف اُن مجاہدین سے جنگ کے لیے بنائے گئے ہیں کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کے حکم کے نفاذ کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ۔

انسانی بناوٹی دستور کے ذریعہ شریعت سازی بذاتِ خود ایسا کُفریہ عمل ہے جس میں شرکت توحید کی خُوشبو بھی سونگھنے والے کے لیے حلال نہیں کہ وہ اِس میں شرکت کرے کیونکہ یہ اسلام کے نواقض(ناقض کی جمع یعنی اسلام کو توڑ دینے والے امور)میں سے ایک ناقص ہے اور ایسا صریح شرک ہے کہ جِس سے جاہل رہنا کسی کے لیے جائز نہیں ۔

تو اُس شریعت سازی کا کیا حال ہوگا کہ جو صرف اس لیے کی جاتی ہے کہ اللہ کے دین سے متصادم قوانین بنائے جائیں اور

جن کے ذریعے اللہ کی شریعت کے نفاذ کو روکا جاتا ہے اور جو اس کی کوشش کرے اُسے مجرم بنا دیا جاتا ہے اور مشرکوں سے لڑنے والوں کا پیچھا کیا جاتا ہے اور جو دین، زمین اور عزّتوں پر حملہ آور غاصبوں کو روکنے کی کوشش کرے اُسے مجرم قرار دیا جاتا ہے ۔

اس میں کوئی شک نہیں جو کوئی بھی اس قِسم کی شریعت سازی میں شرکت کرے وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا ہے اور اُسے نہ تو جہالت کا عُذر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اُس کے پاس کوئی معقول تاویل ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ذکر کرتے ہوئے فرمایا؛

(أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ)

(الشوریٰ:٢١)

۔"کیا ان لوگوں نے (اللہ کے)ایسے شریک (مقرر کر رکھے)ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں

اگر فیصلے کا دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی ہی)ان میں فیصلہ کر دیا جاتا یقیناً (ان) ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے“۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛

(وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَاءِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ)
(الاعراف:١٢١)

۔"اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان لوگوں کی اطاعت کی تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ گے“۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے؛

(وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا) (الکھف:٢٦)
۔"اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا“۔

اور ابن عامر کی قرات جو سات قراتوں میں سے ایک ہے میں نہی کے صیغے کے ساتھ اس طرح پڑھا گیا ”وَلَا تُشْرِكْ“ یعنی ”آپ اُس کے حکم میں کسی کو شریک نہ کریں“۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی توحید اس کی شریعت اوراس کے حکم کو نافذ کرنا توحید کی اساس اور اللہ تعالیٰ کے بندوں پر تمام حقوق میں سب سے بڑا حق ہے۔جس کے بیان کے لیے اُس نے اپنے تمام رسول بھیجے اور اس سے متضاد اور مخالف امور کو باطل قرار دینے کے لیے تمام کتابیں نازل کیں لہٰذا کسی کے لیے گنجائش نہیں کہ وہ اس سلسلے میں جہالت کا بہانہ کرے یا کوئی تاویل کرے اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ جاننے والا ہے اور صلاۃ و سلام ہو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی آل پر اور آ پ کے تمام صحابہ پر۔

جواب منجانب:عضو شرعی کمیٹی
منبرالتوحید والجہاد

ضروری وضاحت

جمہوریت کے ذریعے اسلام لانے کا باطل رستہ اختیار کرنے والوں کی علمائے جہاد اور مجاہدین کبھی تکفیر نہیں کرتے،اور نہ کبھی

کسی صحیح العقیدہ مسلمان نے کی ہے بلکہ انہیں ان کی تاویل کا عذر دیتے ہیں۔

لیکن جب وہ جمہوریت کے ذریعے سے طاقت میں آ جاتے ہیں اور اس کے بعد وہ اللہ عزوجل کی حدود کو معطل کرتے ہیں، انسانوں کے قانون کو نافذ کرتے ہیں، موحدین کے خلاف قتال کرتے ہیں، کفار سے اتحاد کرتے ہیں، تو ان کی تکفیر کی جاتی ہے۔ چاہے ایسا وہ ایک دن یا ایک سال کے لیے کریں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جس باطل تاویل کا عذر انہیں حاصل تھا ، وہ عذر انہوں نے اب طاقت میں آنے کے بعد اپنے عمل سے دور کر دیا اور ان کا عمل ان کی تاویل کو منسوخ کر چکا اور اب وہ اللہ کے مقابل قانون سازی کرنے والے کی حیثیت رکھتے ہیں اور اللہ کی حدود کو معطل کرنے والے کی حیثیت رکھتے ہیں اور انسانوں کی حدود کو نافذ کرنے والے کی حیثیت رکھتے ہیں۔بس ایسا شخص بغیر کسی شک و شبہ کے کافر ومرتد ہے اور اس کی کوئی تاویل کام آنے والی نہیں۔